Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹
ٹیلیفون نمبر ۲۰
جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ ، ۱۱ احسان ۱۳۵۱ ہش ، ۱۱ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۳۱

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۰ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

آج پھر حضور کو چکروں کی تکلیف رہی۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔

کل بروز جمعۃ المبارک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نماز جمعہ کیلئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کی زیر ہدایت مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔

ربوہ۔ ۱۰ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں :۔ "طبیعت آج تو بہتر ہے مگر روز رات کو نیند نہ آنے سے اور بدن میں اور کمر میں درد سے بہت خراب رہتی ہے۔ دعا کی ضرورت ہے۔ سب بہن بھائیوں کے لئے دعا کرتی رہتی ہوں۔ مبارکہ"

ربوہ۔ ۱۰ احسان۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی کامیابی اور خوشی صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی!

آپ اُس وقت دُنیا سے رخصت ہوئے جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ کی آواز آگئی

"کامیابی اور خوشی تمام نبیوں سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ موسیٰ ؑ بھی کامیاب ہوئے لیکن موت نے اُن کو بھی سفر میں ہی آگھیرا۔ دل میں تمنا ہو گی کہ اس سرزمین میں پہنچوں مگر وہ پوری نہ ہوئی۔ مسیح ؑ کی موت کا خیال کیا جاوے تو اس میں غائت درجہ کی ناکامی ہے۔ ... خوشی اور کامیابی کی موت نصیب نہ ہوئی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دُنیا میں آنا اور پھر وہاں سے رخصت ہونا قطعی دلیل آپ کی نبوت پر ہے۔ آئے آپ اُس وقت جبکہ زمانہ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا مصداق تھا۔ اور ضرورت ایک نبی کی تھی۔ ضرورت پر آنا بھی ایک دلیل ہے۔

اور آپ اُس وقت دُنیا سے رخصت ہوئے جب اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ کا آوازہ دیا گیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آپ کس قدر عظیم الشان کامیابی کے ساتھ دُنیا سے رخصت ہوئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تُو نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ فوج در فوج لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ یعنی وہ ربّ جس نے اس قدر کامیابی دکھلائی اس کی تسبیح و تحمید کر دیگر انبیاء پر جو انعامات پوشیدہ رہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کھول دیئے گئے اور رحمت کے تمام امور اجلی کر دیئے اور کوئی بھی مخفی نہ رکھا۔ اس حمد کا ثبوت اس آخری وقت پر آ کر دیا۔ **احمد** کے معنے ہیں حمد کرنے والا۔ دنیا میں کوئی آدمی بھی ایسا نہیں آیا جو اتنی بڑی کامیابی اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ لذّت وسرور کی موت اگر ہوئی ہے تو فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو ہی ہوئی ہے اور دوسرے کسی نبی کو بھی میسر نہیں ہوئی"!

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶، ۲۷)

اخبار "لائٹ" کی طرف سے اپنی غلطی کا اعتراف اور افسوس کا اظہار

غیر مبایعین کے ہفت روزہ انگریزی اخبار "دی لائٹ" لاہور نے اپنی ۱۶ مئی ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک معرکہ آراء مضمون

"گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے"

کے انگریزی ترجمہ کی پہلی قسط شائع کی تھی اور اُس پر مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا نام درج کر کے ظاہر یہ کیا تھا کہ گویا یہ مضمون ان کا لکھا ہوا ہے۔ ہم نے ۲۳ مئی ۱۹۷۲ء کے الفضل میں غیر مبایعین کے اخبار کی اس افسوسناک جسارت پر اُسے ٹوکا تھا اور اُسے توجہ دلائی تھی کہ وہ آئندہ اِس دیدہ دلیری سے مجتنب رہتے ہوئے اِس بارہ میں احتیاط سے کام لے اور اس قسم کی غلط بیانی کا دانستہ یا نادانستہ اعادہ نہ ہونے دے۔

اخبار مذکور نے اپنے ۲۴ مئی ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں صلا پر اپنی اِس غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اِس پر افسوس کا اظہار کیا ہے اور اِس امر کو تسلیم کیا ہے کہ یہ معرکہ آراء مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رقم فرمودہ ہے۔

اخبار مذکور کا یہ اعتراف اور اپنی غلطی پر افسوس کا اظہار تو موجب اطمینان ہے لیکن اِس امر کا کیا علاج کہ اُس نے ساتھ ہی اس امر کا ثبوت بھی فراہم کیا ہے کہ "پرنالہ وہیں گرے گا"۔ چنانچہ اِسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر حضور ؑ کے مذکورہ مضمون کے انگریزی ترجمہ کی دوسری قسط شائع ہوئی ہے۔ اُس پر پھر بطور مضمون نگار مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا ہی نام درج ہے۔

اپنی غلطی پر افسوس کا اظہار کرنے کے باوجود پھر اُسی غلطی کا اعادہ اور زیادہ افسوسناک ہے +

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ احسان ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کو دُنیا پر مقدم رکھنا کیوں ضروری ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو جو بیش بہا نصائح فرمائی ہیں ان میں سب سے زیادہ زور اِس بات پر دیا ہے کہ اِس خدائی جماعت کی طرف منسوب ہونے والے بہرطور و بہرحال دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ آپ نے اِس امر کو محض عام نصیحت کی حد تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ ہر بیعت کنندہ سے دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا عہد لیا۔ جب آپ نے خدائی حکم کے ماتحت سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تو اس سے بھی قبل ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دس شرائط بیعت شائع فرمائیں ان میں آٹھویں شرط ہی یہ تھی کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اِس بات کا کرلے کہ وُہ:۔

"دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔"
(اشتہار "تکمیل تبلیغ")

اِس کے بعد ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو آپ نے جب باقاعدہ سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تو آپ نے ہر بیعت کنندہ سے یہ عہد لیا کہ:۔

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام اُن گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مَیں مُبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادے سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دُنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔"
(سیرۃ المہدی حصہ اوّل روایت ۹۸)

اِس کے بعد بھی آپ ہر بیعت کنندہ سے یہی عہد لیتے رہے اور بار بار اپنے متبعین کو یہی نصیحت فرماتے رہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد پر قائم رہیں اور اپنے اِس عہد کو پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں حتیٰ کہ آپ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "کشتیٔ نوح" میں اپنی تعلیم درج فرمائی تو اس میں بھی رقم فرمایا:۔

"جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

نیز آگے چل کر اسی ضمن میں مکرر فرمایا:۔

"جو شخص اُس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

حق بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا زور کسی اور نصیحت پر نہیں دیا جتنا زور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ نبھانے پر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے اور نہ صرف یہ بلکہ دین کو دنیا پر مقدم نہ رکھنے کے ہولناک انجام سے بھی بہت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں غفلت سے کام لیتے ہیں وہ رفتہ رفتہ اس درجہ دنیا میں منہمک ہو جاتے ہیں کہ دُنیا کو دین پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ شیطان کو مغلوب کرتے شیطان اُن پر غلبہ پا لیتا ہے اور اگر وہ اس کے پنجۂ اسیری سے رہا ہونے کی کوشش نہ کریں تو وہ انہیں کفر کی طرف دھکیل دیتا ہے یہاں تک کہ ان کے دوبارہ ہدایت پانے کے تمام راستے مسدود ہو جاتے ہیں سوائے اس کے کہ انہیں ابتداء ہی میں خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے نتیجہ میں صحبتِ صادقین میسر آجائے اور وہ کفر کی نجاست میں اوندھے منہ گرنے سے بچ جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے بدبختوں کا ذکر کرتے ہوئے جو ایک دفعہ ایمان لانے کے بعد اپنی شامتِ اعمال کے نتیجہ میں دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جاتے ہیں فرماتا ہے:۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (النحل آیات ۱۰۷، ۱۰۸)

جو لوگ بھی اپنے ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کریں سوائے اُن کے جنہیں کفر پر مجبور کیا گیا ہو لیکن ان کا دل ایمان پر مطمئن ہو (وہ گرفت میں نہ آئیں گے) ہاں وہ مومن جنہوں نے اپنا سینہ کفر کے لئے کھول دیا ہو اُن پر اللہ کا بہت بڑا غضب نازل ہوگا اور اُن کے لئے بڑا بھاری عذاب مقدر ہے۔ اور ایسا اِس سبب سے ہوگا کہ انہوں نے دُنیا کی اِس ورلی زندگی سے محبت کرکے اُسے آخرت پر مقدم کر لیا۔ اللہ (ایک دفعہ ایمان لانے کے بعد) کفر اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کے ایک دفعہ ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ انہوں نے آخرۃ (یا بالفاظ دیگر دین) پر دنیا کو مقدم کر لیا اور اس طرح بالآخر وہ ہدایت سے محروم ہو گئے۔ آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ اِس طرح دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کی بجائے دنیا کو دین پر مقدم کر لیتے ہیں اور اپنی شامتِ اعمال سے کفر کی طرف واپس لوٹ جاتے ہیں۔ بالعموم ان کا دین کی طرف واپس لوٹ آنا ممکن نہیں رہتا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (النحل آیات ۱۰۹، ۱۱۰)

یہ (یعنی دُنیا کو دین پر مقدم کرنے کی وجہ سے کفر کی طرف واپس لوٹ جانے والے) وہ لوگ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو پکے غافل ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ ایمان کی حفاظت اور شیطان کی غلامی سے نجات کے لئے دین کو دنیا پر بہرطور مقدم رکھنا ازبس ضروری ہے۔ اِس کے بغیر ایمان کا سلامت رہنا اور نجات کا میسر آنا محال ہی نہیں ناممکن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان کو جو ثریا پر چلا گیا تھا دوبارہ وہاں سے واپس لانے اور اسے لوگوں کے دِلوں میں داخل کرنے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے۔ اِس لئے آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی پُرزور تلقین فرمائی حتّٰی کہ اپنے متبعین کو نہایت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا کہ "جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

پس ہمارے لئے جن کے کندھوں پر ساری دنیا کو عَلٰى دِيْنٍ وَّاحِدٍ جمع کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے ازبس ضروری ہے کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو اپنی پوری ہمت، پوری طاقت اور پورے جذبہ و جوش کے ساتھ نبھائیں تاکہ ہم ایمان میں ترقی کرتے چلے جائیں اور اِس طرح ایک دنیا کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ ٹھہریں اور اُس ذمہ داری سے سُبکدوش ہونے کے قابل بنے رہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو اِس کی توفیق عطاء فرماتا چلا جائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

سورۂ فاتحہ میں اشتراکیت اور سرمایہ داری کے جھگڑے کے استیصال اور دنیا میں امن قائم کرنے کے گُر بتائے گئے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ العالمین کے ظلّ ہیں اس لئے آپ بھی ہر قسم کی تعریف کے مستحق ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء بمقام زیورک (سوئٹزرلینڈ)

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ سورۃ فاتحہ میں دنیا کے امن اور کمیونزم اور کیپٹلزم کے جھگڑے کے استیصال کے گر بتائے گئے ہیں۔ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت الحمد للہ ربّ العٰلمین الرحمٰن الرحیم میں ایک نسخہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو الحمد کہا گیا ہے تو وجہ بھی بیان کی ہے کہ وہ ربّ العٰلمین ہے۔ جب تک کوئی شخص ربّ العٰلمین نہ ہو چاہے اپنی پارٹی کے ساتھ وہ کتنا ہی اچھا سلوک کیوں نہ کرتا ہو وہ الحمد کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

الحمد کا مستحق

وہی ہو سکتا ہے جو پارٹیوں سے بالا ہو اور ہر قوم اور ملّت سے اس کا سلوک انصاف اور رحم والا ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس صفت کے ظاہر کرنے میں سب سے بالا تھے۔ لیکن آپ پر بھی اعتراض ہوتے۔ لیکن وہ اعتراض اس قسم کے نہیں تھے جو معقول ہوں بلکہ غیر معقول اعتراض تھے جو اپنی ذات میں اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ یہ چسپاں نہیں ہوتے ہیں

اس سلسلہ میں ایک مثال

بیان کرتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن ابوسفیان تھا جب آپ نے ہرقل کو خط لکھا تو ہرقل بادشاہ نے کہا کہ دیکھو جس شخص نے خط لکھا ہے اس کی قوم کے کوئی لوگ اس ملک میں ہیں تو معلوم ہوا کہ ابوسفیان ان دنوں اپنے قافلہ سمیت تجارت کے لئے آیا ہوا ہے۔ جب اس کو پتہ لگا تو اس نے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو بلایا اور ابوسفیان کو آگے کھڑا کیا اور اس کے ساتھیوں کو پیچھے اور کہا کہ دیکھو میں بادشاہ ہوں میرے سامنے جھوٹ بولنا بڑا سخت سزا کا مستوجب بنا دیتا ہے۔ میں اس سے سوال کروں گا اگر یہ کسی وقت جھوٹ بولے تو فوراً مجھے بتا دینا کہ جھوٹ بولا ہے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس نے پہلے مجھ سے یہ سوال کیا کہ بتاؤ کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے اس شخص کے اخلاق کیسے تھے تو میں نے کہا بڑے اچھے تھے۔ تو اس نے کہا میں نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ نبوت کے دعوے کے بعد تو تمہاری دشمنی ہو گئی پس دعوے سے پہلے کی گواہی سچی گواہی ہو سکتی ہے بعد کی گواہی تو دشمنی کے ماتحت ہو گی۔ پھر اسے پوچھا کہ جب اس نے دعویٰ کیا تو اس دعوے کرنے کے بعد تم نے اس کا رویہ کیسا دیکھا؟ اس نے کبھی تم سے جھوٹ بولا تو کہنے لگا کہ نہیں اس کے ساتھ ہمارے کئی معاہدے ہوئے ہیں۔ کبھی اس نے وعدہ شکنی نہیں کی۔ لڑائیوں کے بعد جب بھی معاہدہ ہوا اس نے اسے پورا کیا تو اب گویا یہ ایک

شدید ترین دشمن کی گواہی

ہے جو درحقیقت انعامات کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ سزا کا مستحق ہوتا ہے اس لئے اس کو شکوہ زیادہ پیدا ہو سکتا ہے اور بہت ممکن تھا کہ وہ اعتراض کرتا بلکہ وہ خود بھی کہتا ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں جھوٹ بول کر اعتراض کروں مگر چونکہ بادشاہ نے میرے پیچھے ساتھی کھڑے کئے ہوئے تھے میں ڈرا کہ اگر میں نے جھوٹ بولا تو انہوں نے بول پڑنا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔

اسی طرح آپ نے ایک دفعہ اموالِ غنیمت تقسیم کئے تو ایک شخص بولا تلک قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ یعنی یہ ایسی تقسیم تھی جس میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اب یہ ایک اعتراض ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ وہ تقسیم جس میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھا جائے چند قسم کی ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایسی تقسیم کہ اپنے آپ اتنا مال کھا جائے یا ایسی تقسیم جس میں رشتہ داروں کو مال دے دے۔ یا ایسی تقسیم کہ جس نے اعتراض کیا ہے اس کا حق مارا جائے تبھی وہ غلط ہو سکتی ہے۔ لیکن اس نے ایک مثال بھی پیش نہیں کی۔ اب بکواس کرنے کو تو ہر شخص بکواس کر سکتا ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ جب اس نے کہا کہ ما ارید بھا وجہ اللہ تو کیا اس نے کوئی مثال پیش کی کہ میرا حق مجھے نہیں دیا گیا یا اس نے یہ مثال پیش کی کہ آپ نے اپنا حصہ اتنا نکال لیا جو جائز نہیں تھا یا اپنے رشتہ داروں کو اتنا مال دے دیا جو جائز نہیں تھا۔ کوئی ایک مثال پیش نہیں کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے فقرہ نے ہی بتا دیا کہ وہ

جھوٹا الزام

لگا رہا تھا ورنہ ان تینوں مثالوں میں سے کوئی مثال تو بتاتا جس میں ناجائز سلوک ہوتا ہے۔ یا یہ بتاتا کہ آپ نے مال زیادہ لے لیا۔ یا یہ کہ اپنے رشتہ داروں کو مال دے دیا جس کے وہ مستحق نہیں تھے۔ یا یہ کہ میں مستحق تھا مجھے نہیں دیا۔ تو نہ رشتہ داروں کی مثال پیش کرتا ہے اور نہ اپنی مثال پیش کرتا ہے جس سے ثابت ہو کہ اس کا اعتراض معقول تھا۔ پس پتہ لگا کہ وہ درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربّ العٰلمین والی ظلّی صفت پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ محض اپنی حماقت کا اقرار کرتا ہے۔ تو اس قسم کے اعتراضات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلّ ربّ العٰلمین

ہونے کو زیادہ ثابت کرتے ہیں اگر واقعہ میں کوئی غلطی ہوئی تھی تو وہ بتاتا کیوں نہ کہ یہ غلطی ہوئی ہے۔ اس کا نہ بتانا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ بھی مانتا تھا کہ آپ ربّ العٰلمین ہیں اور میں اعتراض کر ہی نہیں کر سکتا۔ نہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرا حق نہیں دیا کیونکہ جھوٹا ثابت ہوں گا۔ نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اپنے رشتہ داروں کو دے دیا ہے نہ یہ کہ حضور نے خود لے لیا۔ کیونکہ لوگ کہیں گے کہ بتاؤ تو سہی کہاں لے لیا۔ گویا اس کا اپنا فقرہ ہی یہ بتاتا ہے کہ وہ حضور کو صفت ربّ العٰلمین کا ظلّ سمجھتا ہے۔ اس لئے اعتراض کا ہونا اس بات کی علامت نہیں کہ آپ

الحمد کے مستحق

نہیں۔ وہ اعتراض اتنا غیر معقول تھا کہ اپنی ذات میں ثابت کر رہا تھا کہ آپ ربّ العٰلمین کے ظلّ ہیں اور اس لئے آپ الحمد للہ کے بھی ظلّ ہیں اور ہر قسم کی تعریفوں کے مستحق ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

ازدواجی رشتوں کے اندر بھی خدا تعالیٰ کی صفتِ خلق
کا
مظاہرہ ہوتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲ ہجرت ۱۳۵۱ ہش (۲ مئی ۱۹۷۲ء) بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہِ شفقت مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جو مختصر خطبہ نکاح ارشاد فرمایا تھا وہ درج ذیل ہے۔

(یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

دل تو بہت کچھ کہنے کو چاہتا ہے۔ لیکن گرمی اور سردرد کی وجہ سے میں مختصراً یہ کہوں گا کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے جس کام کی بڑی دیر سے انتظار تھی یعنی مکرم محترم چوہدری محمد علی صاحب کی شادی کی، وہ وقت آج آگیا اور ہم بہت خوش ہیں۔

اس انتظار کی گھڑیوں میں چوہدری صاحب نے بہت دعائیں کیں اور بہت دعائیں لی ہیں، اس شادی میں اُن کے ساتھ

دعاؤں کے ڈھیر

جا رہے ہیں۔ اب ہم کچھ اور دعائیں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو بہت مبارک کرے۔

ہماری بچی کے والد فوت ہو چکے ہیں عمر تو ان کی جوانی کی ہے۔ لیکن بہرحال باپ باپ ہوتا ہے۔ اس یتیم بچی کی خوشی اور خوشحالی کے بھی سامان پیدا ہوں اور ہمارے محمد علی صاحب جو آج کے دولہا ہیں، اُن کی خوشی اور خوشحالی کے بھی سامان پیدا ہوں اور ہر دو خاندانوں کے لئے بھی نیکی اور تقویٰ اور قربِ الٰہی اور حقیقی مسرتوں کے سامان پیدا ہوں اور اس رشتے سے نیک نسل چلے۔ ہر مرد کے کندھوں پر کچھ نئی ذمہ داریاں پڑتی ہیں اور وہ اسے نباہنی پڑتی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چوہدری صاحب کو نئی اور پرانی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ رشتہ ازدواج "بہت بڑا راز ہے" کیونکہ یہ بھی پیوند کی قسم ہے۔ جس طرح قدرت کی کئی چیزوں میں ہمیں پیوند نظر آتا ہے اسی طرح ہمیں نوع انسان میں

میاں بیوی کا رشتہ

نظر آتا ہے دو ہونے کے باوجود یکجان ہونا پڑتا ہے اور انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے انفرادیت کو کھونا پڑتا ہے۔ اپنا اپنا وجود بھی ہے اور ہے بھی نہیں غرض اس رشتہ ازدواج میں بھی بڑا فلسفہ ہے یہ کیسے اور کیوں؟ میں اس سلسلہ میں اپنے علماء سے کہوں گا کہ وہ اصولاً تو یہ بات کرتے رہتے ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی کا حکم دیا ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات ہے کہ اُن پر بھی وہ غور کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس رنگ میں مظہر بننے کی ہدایت فرمائی ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ اب یہ دنیا سائنس میں اور بعض دوسری چیزوں میں جو آگے نکلی ہے تو یہ دراصل خلق کی صفت کا مظہر بن کر آگے نکلی ہے۔ چنانچہ قرآنی محاورہ میں اس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ جو کچھ بھی پیدا کیا گیا ہے وہ انسان کے لئے مسخر کر دیا گیا ہے۔ یعنی لوگ اس پیدائشِ عالم میں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے طریقوں اور ہدایتوں اور اصولوں کے مطابق بہت کچھ پیدا کر سکتے ہیں اور عملاً بہت کچھ پیدا کرتے ہیں۔ اسلام سے باہر کی دنیا نے محاورے بنائے ہیں۔ چنانچہ اب یہ کہتے ہیں کہ انسان بڑا CREATIVE (کری ایٹو) ہے مگر یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے کہ جس کو انسان کے کان نے پہلی دفعہ سنا ہے انسان کے کان تو۔۔۔۔

چودہ سو سال سے یہ سنتے چلے آ رہے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق کا مظہر بھی ہے۔

غرض لوگوں نے اپنا محاورہ بنا لیا ہے کہ انسان بڑا CREATIVE (کری ایٹو) ہے مگر یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اصول کے اندر رہتے ہوئے ہے اس سے باہر نہیں کیونکہ انسان قانونِ قدرت کے باہر جا ہی نہیں سکتا۔ گو سائنسدان بہت باریکیوں میں گئے ہیں اور انہوں نے

ایٹم کی طاقت

کو دریافت کیا ہے۔ لیکن وہ خود ایٹم تو بنا لیں یا جن اجزاء سے وہ بنتا ہے ان اجزاء کو بنا لیں کہ یہ انسان کے لئے ناممکن ہے

پھر جہاں تک SYNTHETIC (سینتھیٹک) ادویہ کا تعلق ہے، لوگ ان چیزوں کو بنا تو لیتے ہیں۔ مگر ان میں اس چیز کی ساری خصوصیات نہیں ہوتیں مثلاً کونین کی بجائے ایک سینتھیٹک دوائی بنالی گئی لیکن اس میں کونین کی خصوصیات کا کروڑواں حصہ بھی نہیں پایا میں کہوں گا کروڑواں حصہ بھی نہیں آیا" اس لئے کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر خلق میں غیر محدود صفات پائی جاتی ہیں لیکن انسان نے جو سینتھیٹک چیز بنائی ہے اس میں اُس کے اپنے علم اور دعوے کے مطابق بھی بڑی ہی محدود صفات پائی جاتی ہیں پس جب خود اُن کے قول کے مطابق کونین کی جگہ سینتھیٹک دوائی میں چند صفات پائی جاتی ہیں تو پھر اس نے اصل کونین کے ساتھ کیا مقابلہ کرنا ہے

چکر لگا کر میں پھر وہیں چوہدری صاحب کے ذکر پر آجاتا ہوں۔ یہ جو خلق ہے اس کا

ازدواجی رشتوں کے اندر

بھی مظاہرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو نئی پیدائش کا ذریعہ بھی بناتا ہے اور نئی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے جس طرح خدا تعالیٰ کی خلق مثلاً گلاب کا پودا ہے پھر اس کی خلق یعنی گلاب کا پھول نکلتا ہے جو آہستہ آہستہ ارتقائی مدارج میں سے گذرتا ہے اس کی شکل بدلتی رہتی ہے۔ پہلے یہ کلی بنتا ہے اور پھر ایک کے بعد دوسری پتی کھلتی ہے۔ گویا ہر آن اس کی شکل بدل رہی ہے۔ یہی حال ازدواجی رشتوں کا ہے درحقیقت ان کی بھی ہر آن شکل بدل رہی ہے۔ کیونکہ ہر دو یعنی میاں کے بھی اور بیوی کے بھی تجربے میں کچھ زیادتی ہو رہی ہے اور پھر COMPROMISE (کامپرومائز) کی ایک نئی شکل پیدا ہو رہی ہے۔ اور نئے تجربات کو نئے طور پر زندگی میں سمویا جا رہا ہے۔

پس اس صورت میں ہر وقت کی ذمہ داری بھی ہے میاں کی بھی اور بیوی کی بھی۔ اس لئے یہ جو سموئے جانے کا عمل ہے اسے صحیح طور پر جاری رہنا چاہیئے تاکہ ارتقاء کی جو منازل طے کرنی ہیں وہ صحیح طور پر طے کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ وہ ہم سب کو ایسی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رشتہ کو بہت مبارک کرے اور چوہدری صاحب کو ہمت دے اور ان کے اس رشتے میں برکت ڈالے۔ یہ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہوتے تھے۔ پھر انہوں نے زندگی وقف کی۔ پھر کالج میں آگئے۔ اب تو غالباً ان کے خاندان کے سب ہی احمدی ہو چکے ہیں۔ ایک بہن رہ گئی ہے۔ جن کی شادی پہلے ہو چکی تھی اور وہ دوسروں میں چلی گئی تھیں۔ باقی ان کے بھائی بہنیں جو ان کے دائرہ اثر میں رہے ہیں وہ احمدی ہو چکے ہیں۔ بس سمجھیں کہ سارے ہی احمدی ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سارے خاندان کو اس برکت والے ماحول کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے اور ثمرات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت ایک کا نام تو میں نے بار بار لیا ہے، اس کو تو آپ جان گئے ہوں گے کہ آج کے دولہا کون ہیں۔ آج کی دلہن ہماری بچی عزیزہ مبارکہ انجم صاحبہ ہیں جو مکرم و محترم حکیم سراج الدین صاحب مرحوم لاہور کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم و محترم چوہدری محمد علی صاحب سے قرار پایا۔

عزیزہ بچی مبارکہ انجم صاحبہ کی طرف سے ان کے حقیقی بھائی مکرم حکیم محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور بطور وکیل یہاں موجود ہیں۔

آخر میں ایجاب و قبول کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس رشتے کے بہت ہی بابرکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بننے کے لئے حاضرین سمیت لمبی دعا کرائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمولین نئی اور پرانی خارش، داد چنبل کیل چھائیوں اور امراض جلد کیلئے جلد جلدی **زود اثر مرہم** قیمت ایک روپیہ **حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور** فون ۶۹۰۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون نمبر ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

بحریہ میں انجینئرنگ اپرنٹس

شرائط: ڈگری مکینکل انجینئرنگ یا ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئران ڈیزل۔ یا دریا مکینکل ٹیکنالوجی فرسٹ ڈویژن ہیں۔

۱۔ تحریری امتحان مقابلہ۔ انگریزی میں مضمون نویسی اور انجینئرنگ کے متعلق واقفیتِ عامہ کے سوالات ہوں گے۔ تین گھنٹہ کا پرچہ ہوگا۔ ۵۰ فی صد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

۳۔ امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔ ۴۔ عمر ۲۳ سال ۵۔ امیدوار کا پاکستانی ہونا ضروری ہے

فارم درخواست ۱/- روپیہ ادا کر کے انجینئرنگ سپرنٹنڈنٹ نیشنل شپنگ کارپوریشن N.S.C بلڈنگ مولوی تمیز الدین خان روڈ کراچی سے حاصل کریں۔ کورس جون/جولائی ۷۲ء میں شروع ہوگا۔

درخواست کی آخری تاریخ ۱۹ ۶/۷۲ تک بنام انجینئر سپرنٹنڈنٹ نیشنل شپنگ کارپوریشن، N.S.C بلڈنگ مولوی تمیز الدین خان روڈ کراچی۔ درخواست کے ہمراہ تین مصدقہ فوٹو (تعلیمی) سرٹیفیکیٹس کی مصدقہ نقول ڈومیسائل سرٹیفکیٹ ضروری۔ چھ سال کا سروس بانڈ تحریر کرنا ضروری ہوگا۔ پ-ٹ ۷۲/۶/۲ (نظارت تعلیم)

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
کے متعلق
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔" (سالانہ چندہ ۶ روپے ہے) (منیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریکِ جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف ۲/ روپے ہے (مینیجنگ ایڈیٹر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے
کلمات طیبات

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں
ہدیہ ۹۰/ روپے علاوہ محصول ڈاک
جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت ۸۰/-
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۴۸۱

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرضِ اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپیے
فی تولہ دو روپیے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

P.I.A

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت سیٹ بک کی اجازت دیا اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ ملک عبدالحفیظ فون ۵۵۵
مینیجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ

یک روزہ پٹھیاں چوزے لیور کی خوراک اور ٹیکے ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ
یک روزہ پٹھیاں نوے فی صد گارنٹی کے ۳۰۰/ روپے سینکڑہ تین فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریداری پر ۱۰ فی صد زائد یک روزہ مرغ ۵۰/ روپے سینکڑہ (منیجر)

الفضل میں اشتہار
دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ترسیل زر اور انتظامی امور
سے متعلق
منیجر **الفضل**
سے خط و کتابت کیا کریں

۱۱ روپے والے انعامی بانڈ

SG SERIES

ایس جی سیریز
کی فروخت جاری ہے

پہلا انعام **ایک لاکھ روپے**
۵۷۵ دیگر انعامات

گیارہ روپے والے انعامی بانڈ ایس جی SG سیریز کی فروخت یکم جون ۱۹۷۲ء سے ۳۰ جون ۱۹۷۲ء تک جاری ہے۔

انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

بچت کیجئے

تمام بینکوں، نیشنل سیونگ کے دفاتر اور ایجنٹوں سے دستیاب ہیں۔

جاری کردہ: مرکزی ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

ORIENT

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے۔ **نورِ نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

مورخہ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ر نبوت/نومبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا

مجلس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے ۱۷ ویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ر نبوت/نومبر ۱۳۵۱ ہش ۱۹۷۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار۔ کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے مجلس صحت کے قیام کے بعد کوئی کھلاڑی انفرادی یا اجتماعی (ٹیم کی صورت میں) اس امر کا مجاز نہیں ہے کہ وہ کسی کھیل کے کسی بھی ٹورنامنٹ میں مجلس صحت کی منظوری کے بغیر ربوہ کی نمائندگی کرے۔ اسی طرح ربوہ میں کسی بھی ٹورنامنٹ کے انعقاد کے لئے مجلس صحت کی منظوری ضروری ہے۔

(بشیر احمد خاں کنوینر مجلس صحت ربوہ)

کانووکیشن جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ کا سالانہ جلسہ عطائے اسناد و تقسیم انعامات انشاء اللہ العزیز ۱۱ر جون بروز اتوار بوقت ۷½ بجے صبح منعقد ہوگا۔ ریہرسل ۱۰ر جون بوقت ساڑھے پانچ بجے شام ہوگی۔ ریہرسل میں شمولیت لازمی ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ وقف زندگی ہے آج اسلام اور احمدیت کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو دین کی خدمت کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کر دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمرؓ فرماتے ہیں:

"بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے اور اس ملک میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور سلسلہ کے کاموں کو مضبوطی سے چلانے کے لئے مجھے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ میں شروع سے بتاتا چلا آرہا ہوں کہ تحریک جدید کا کام وسیع کرنے کے لئے ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ اگر ساری جماعت اپنی ساری دولت بھی دے دے۔ تب بھی اتنا روپیہ ہمارے ہاتھ میں نہیں آسکتا جس کے ذریعہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہم کام کر سکتے ہیں تو اسی طرح کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور قلیل گزارہ پر جو ان کی حیثیت کے لحاظ سے قلیل ہوں کام کریں۔...

پس میں آج پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے آگے آئیں اور اس جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اس طرح کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنی جانیں احمدیت کی عزت کی حفاظت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔" (الفضل ۸ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

آئیے ملکر
ایک نئے پاکستان
کی تعمیر کریں

۶ فیصد
قرضہ برائے ۱۹۸۲
میں سرمایہ لگائیے۔

قرضہ کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر ۱۰۰ روپیہ یا اس رقم کے لئے جو ۱۰۰ روپیہ پر مساوی تقسیم ہوسکے، مندرجہ ذیل مقامات پر وصول کی جائیں گی:

۱۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، پشاور، لائلپور، کوئٹہ، حیدرآباد

۲۔ جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہوں وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی ان شاخوں پر جو سرکاری خزانہ کا کاروبار کرتی ہوں

۳۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان یا نیشنل بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہوں وہاں سرکاری خزانوں میں

قیمت اجراء:۔ مساوی رقم پر یعنی ہر سو روپیہ کے لئے اجرائی بحساب سو روپیہ

تاریخ ادائیگی:۔ ۱۵ر جون ۱۹۸۲ء ادائیگی مساوی قیمت پر عمل میں آئے گی۔

منافع:۔ ۶ فیصد سالانہ جو ہر ششماہی پر ۱۵ر دسمبر اور ۱۵ر جون کو ادا کیا جائے گا

وصولی رقم:۔ بذریعہ نقد رقم/چیک یا سیکیورٹیز براستہ ۴ فیصد قرضہ ۱۹۷۲ء

یہ قرضہ ۱۵ر جون ۱۹۷۲ء کو صرف ایک دن کے لئے جاری ہوگا

جاری کردہ: حکومت پاکستان وزارت مالیات، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ۔ فنانس ڈویژن

"آپ کی ایجاد بے بی ٹانک"

اکثر مریض بچوں کو استعمال کروائی اور اسے ہر لحاظ سے مفید پایا بے بی ٹانک کی ایجاد پر مبارکباد

ڈاکٹر ناصر احمد خاں صاحب محمود چک E.B ۲۸۵ ساہیوال بچوں کی کمزوری کا سوکھے پن دانت نکالنے کی تکالیف دست منہ، اور مٹی کوئلہ وغیرہ کھانے کی عادت کے لئے اکسیر ہے پیکنگ ۳/- اور ۲۵/۱ درجن پر ۲۰/ کمیشن ڈاک خرچ (۵۰/۱ صرف) بذمہ خریدار۔

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی ربوہ

درخواست دعا ہمراہ بچہ ۸ سال عرصہ دو سال سے پچھلے حصے پر فالج ہوا ہے ۱½ ماہ سے کراچی جناح ہسپتال میں زیر علاج ہے دعاؤں کی درخواست ہے (شیخ عبدالرحمن سیکرٹری ایڈیم)